بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۳ صلح ۱۳۴۴ ہش ۹ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۱۳ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت تھوڑی دیر کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۲ جنوری۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کے درس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ مسلسل جاری ہے۔ سب سے پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے یکم رمضان المبارک سے ۵ رمضان المبارک تک سورۃ فاتحہ سے سورۃ نساء تک درس دیا۔ آپ کے بعد مورخہ ۶ رمضان المبارک (مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۶۵ء) سے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل درس دے رہے ہیں۔ آپ نے سورۃ مائدہ سے درس دینا شروع کیا ہے۔ اور سورۃ توبہ تک درس دیں گے۔

درس روزانہ نماز ظہر کے بعد ۱/۲ ۱ بجے سے شروع ہوتا ہے۔ اور نماز عصر تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

• ربوہ۔ مکرم عبداللطیف صاحب لون ٹھیکیدار بھٹہ کے خسر محترم مولوی الف دین صاحب صحابی بعمر ۸۳ سال مورخہ ۹/۱/۶۵ کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے ۴ لڑکیاں ۵۷ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور ۲۴ پڑپوتے پڑپوتیاں چھوڑے ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور نوعِ انسان کے ہمدرد بن جاؤ

خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو

"کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوعِ انسان بن جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزبن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

روزہ سے تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے

روزہ کے ذریعے تقویٰ حاصل کرنے کے بارہ اہم ذرائع اور ان کی برکات

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ اور آیہ شریفہ

یاایّھا الّذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الّذین من قبلکم لعلّکم تتقون۔

کی تلاوت کے بعد فرمایا

... اس آیت میں بتایا گیا ہے روزے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ تم متقی بنو۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے ضروری تھا کہ معلوم ہو تقویٰ کس کو کہتے ہیں اور

تقویٰ کا روزے سے جوڑ کیا ہے

اگر تقویٰ کو نہ سمجھیں تو بھی نقصان اور اگر روزے اور تقویٰ کا جوڑ نہ معلوم ہو تو بھی روزے کی طرف رغبت نہیں پیدا ہو سکتی۔ ۔ ۔ میں چند خاص باتیں بیان کرتا ہوں جن سے روزے اور تقویٰ کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک ملک میں گنتی کی جاتی ہے ہمارے یہاں بھی گنتی ہوتی ہے۔ اور وہ درجن کا حساب ہے۔ میں مختصراً ایک درجن وہ تعلق جو روزے اور تقویٰ میں ہے بیان کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔

روزہ سے تقویٰ کا عام تعلق

تو میں نے یہ بتایا کہ اس سے فرمانبرداری کی عادت پیدا کرنا مراد ہے اور اس کے ذریعہ خدا کے لئے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے جو وقت ضرورت انسان کے کام آتی ہے اور خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ہی نام تقویٰ ہے۔

دوسرا تعلق

وہ بیان کرتا ہوں جو حضرت خلیفہ اوّل رضؓ بیان کیا کرتے تھے اور انہیں بہت پسند تھا اور وہ یہ کہ انسان قدرتاً بدی سے نفرت کرتا ہے۔ اگر جائز طور پر کوئی چیز ملے تو انسان ناجائز طور پر اس کو لینے کی کوشش نہیں کرتا۔ مثلاً اگر کسی کو عمدہ لباس ملے تو وہ دوسرے کے لباس پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اگر روپیہ پاس ہو تو دوسرے کے مال پر اس کی نظر نہیں پڑتی جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں ان کی حالت اَور ہوتی ہے۔ مگر ابتداء ان کی بھی احتیاج ہی سے ہوتی ہے۔ بچہ چوری تب کرتا ہے جب اسکے پاس پیسے نہ ہوں۔ اور اگر اس کو کھانے کی چیز ملے تو خود بخود نہیں اٹھائے گا۔ جب احتیاج ہو گی اسی وقت اٹھائے گا۔ اور جب وہ متواتر اٹھائے گا تو اس کو عادت ہو جائے گی۔ پس جتنے ایسے کام ہیں جو عیب سمجھے جاتے ہیں وہ ضرورت کے وقت کئے جاتے ہیں۔ اب ضرورتیں دو طرح پوری ہوتی ہیں اوّل تو اس طرح کہ ضرورت کی چیز مہیا ہو جائے۔ دوم اس طرح کہ اس چیز کا خیال چھوڑ دیا جائے اور انسان کو اس چیز کی ضرورت نہ رہے۔ مثلاً ایک شخص کوٹ کا عادی ہو یا اس کو جوتی کی ضرورت ہو۔ اسکی ضرورت دو طرح پوری ہو سکتی ہے۔ یا تو اسکو کوٹ یا جوتا مل جائے یا وہ ان چیزوں کا خیال ہی چھوڑ دے اور ان کے بغیر گزارہ کرے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جُرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے۔ اور ان کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیز پر پڑ ہی نہیں سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حرام و حلال تو واضح ہیں۔ مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں۔ جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔ یہ دو باتیں ہو گئیں۔ اب تیسری کا بیان کرتا ہوں۔

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں

ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں۔ وہ چار منبع یہ ہیں۔ اوّل کھانا۔ دوم پینا۔ سوم شہوت۔ چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اُٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے جس سے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے۔ انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے۔ کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔

چوتھی بات

روزے اور تقوےٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے نائی کو ۵۰۰ اشرفی دی۔ اس نے پہلے چونکہ اتنی بڑی رقم دیکھی نہ تھی اس لئے ان کو لئے لئے پھرا کرتا تھا۔ اس کی آمد ورفت چونکہ دوسرے امراء کے ہاں بھی تھی۔ امراء نے اس سے تمسخر شروع کیا جب وہ کسی امیر کے ہاں جاتا تو وہ پوچھتے میاں شہر کی کیا حالت ہے۔ وہ کہتا بڑی اچھی حالت ہے سارا شہر امن اور خوشی میں ہے کوئی ہی ایسا بدقسمت ہو گا جس کے پاس ۵۰۰ اشرفی نہ ہو زیادہ کی تو کوئی حد نہیں۔ ایک دن ایک امیر نے اس کی وہ تھیلی ہنسی کے طور پر

پوشیدہ رکھ دی۔ اس نے تلاش کی مگر نہ ملی جب وہ تزئین کرنے کے لئے پھر اس امیر کے ہاں گیا تو اس نے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا شہر بھوکا مر رہا ہے۔ امیر نے کہا یہ لو اپنی تھیلی۔ شہر بھوکا نہ مرے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہونچی ہو۔ اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے۔ جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کی

تکلیف کا احساس

نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی۔ ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بد ہضمی کی ہوتی ہے۔ اور ان کو معدہ کی حرارت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں۔ کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات بھر جاگنا پڑتا ہے مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا۔ مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں۔ اور ان کو

سحری کیلئے جاگنا

پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں۔ مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے۔ کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے تیار چیزیں ملیں گی۔ اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں۔ کہ کب موذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اسی طرح گزارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا۔ مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں

فاقہ کشی کی تکلیف

ہوتی ہے۔ وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا۔ کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی۔ دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو

چاول بتلائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہو گا پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے۔ مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں۔ اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے۔ مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے ننھے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک کے مٹانے کا وقت ہر لحظہ قریب آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن

غریب کے لئے

کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن جب امیر خدا کے لئے روزے رکھتا ہے۔ تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے۔ اور یہ سخاوت اس کو تقوے کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے۔ اور

غرباء و مساکین کی خبر گیری

فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔ تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں۔ اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے۔ ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔ پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے۔ اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔ اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسانی جو جزو ایمان ہے۔ اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہوتا ہے۔

انسان کے جسم میں دو چیزیں ہیں۔

جسم اور روح

روح تو ایک روحانی ترقی سے خوش ہوتی ہے اور اعلےٰ مرتبہ حاصل کرتی ہے۔ دوسرے جسم کی طرح کھانے پینے سے موٹی نہیں ہوتی بلکہ ان چیزوں سے الگ ہونے سے خوش ہوتی ہے اور اپنے اصل کی طرف ترقی کرتی ہے۔ برخلاف اس کے جسم کی راحت کھانے پینے میں ہے۔ گویا ان دونوں میں اختلاف ہے اور ایسا اختلاف

جیسے ایک مشرقی اور ایک مغربی ہو۔ ان دونوں کا ملاپ ان کو اپنے ساتھیوں سے جدا کرتا ہے۔ اور علیحدگی ساتھیوں کے قریب لے جاتی ہے۔ روح کا ظہور جسم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یا جسم روح کے لئے بطور سواری یا گھوڑے کے ہے۔ گھوڑا منہ زور ہے اس لئے اپنی بات منواتا اور جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے کیونکہ اس میں قوت عملیہ ہے اور وہ کھانے پینے کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔ لیکن

رمضان کے مہینہ میں

کھانا پینا کم ہوتا ہے اور دنیاوی تعلقات میں کمی آتی ہے۔ اس لئے روح کو جسم سے آزادی ملتی ہے۔ اور یہ اپنی کمی کو دور کرتی اور تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کی موٹی مثال کہ روح جب جسم سے آزادی پاتی ہے۔ تو وہ بلندی کی طرف جا کر روحانیت پاتی ہے یہ ہے کہ پاگل بعض اوقات ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو کبھی پوری ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض نادان ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاگل کی روح کا اس کے جسم سے تعلق کمزور ہو گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں نقص آنے سے جسم سے دماغ کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کی حکومت جسم پر نہیں رہتی۔ اس سے اس کی روح آزاد ہو جاتی ہے۔ اور باریک باتوں کو معلوم کر لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ

لاہور میں ایک مجذوب

تھا جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ ایسی باتیں بھی کہتا جو پوری ہو جاتیں۔ آپ سے ایک شخص نے باصرار کہا کہ آپ اس سے ملنے چلیں۔ آپ نے خیال کیا کہ وہ پاگل ہے گالی دے دے تو عجب نہیں۔ اور اس کی اس حرکت سے یہ شخص میرے متعلق فیصلہ کر کے ٹھوکر کھائے چلنے سے انکار کیا۔ لیکن جب اس نے اصرار کیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ جانا ہی بہتر ہے تو آپ گئے۔ مگر یا تو وہ لوگوں کو گالیاں دے رہا تھا لیکن جب آپ گئے تو وہ مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور ایک خربوزہ جو اس کے پاس تھا حضرت صاحب کے پیش کر کے کہا کہ یہ آپ کی نذر ہے۔ یہ الٰہی تصرف تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ گالیاں دے دیتا۔ تو پاگل کی بھی بوجہ

جسمانی تفکرات سے آزاد

ہونے کے روح کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ کبھی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات کہہ سکتا ہے۔

پس جسم کی صحت اور عقل کی سلامتی میں خدا سے تعلق کے لئے کھانا پینا کم کیا جائے تو روحانیت پیدا ہوتی ہے اور جسم

بیلون کا کام دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ روح اوپر کو اپنے ہم جنس فرشتوں کی طرف اڑتا ہے پس زیادہ کھانے سے جسمانی حالت میں ترقی ہوتی ہے اور کم سے روحانی حالت میں بلندی آتی ہے۔ اس لئے جب رمضان میں جسم کھانا پینا کم کرتا ہے تو روح ملائکہ کی طرف جاتی ہے۔ گو پہلے روح ان کو بھولی ہوئی ہو۔ لیکن جب انکو دیکھتی ہے تو ان کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے رشتہ داروں کو بھولا ہوا ہو لیکن جب ان کو ملتا ہے یا خواب میں دیکھ لیتا ہے۔ تو پھر ان کی محبت غالب آ جاتی ہے۔ اسی طرح جب رمضان میں روح کو اوپر جانے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو یہ باقی سال میں بھی اوپر جانے کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے۔ اور اس طرح روزے صفات الٰہیہ کے پیدا کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔

انسان کو روزوں میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ان سے

اپنی کمزوری کا علم

ہو جاتا ہے۔ ایک تو غریبوں کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے اپنی کمزوری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ گرمی کی شدت میں جب پانی نہیں ملتا۔ اور موت کی سی حالت ہونے لگتی ہے۔ تو اس کو فنا کا خیال آتا ہے اور یہ خیال گیارہ مہینہ تک اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ پس روزوں کے مقرر کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان روزے کی تکلیف سے موت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب انسان کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو وہ خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔

مشہور ہے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

جسم چونکہ مادی ہے۔ اس لئے مادیت کی طرف جھک جاتا ہے۔ لیکن جب انسان روزہ میں مادی چیزوں کو ترک کرتا ہے۔ تو

ملائکہ کو اس کی طرف توجہ ہوتی ہے

پہلے تو یہ تھا کہ ملائکہ کی طرف روح روزوں میں متوجہ ہوتی ہے۔ اب یہ ہوتا ہے کہ ملائکہ اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس کو نیک تحریکیں کرتے ہیں۔ اس کی مثال میں واقعات موجود ہیں۔ مثلاً احادیث میں آتا ہے رمضان شریف میں جبرئیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرنے کے لئے آیا کرتے تھے لیکن رمضان میں ان کا آنا اور حیثیت کا تھا پہلے دنوں میں بطور فرض کے آتے تھے۔ مگر رمضان میں دوست کی حیثیت سے آتے تھے۔ پس رمضان میں انسان کو ملائکہ سے ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے اور اس طرح عبادت کا موقعہ ملتا ہے

اور اس وقت تہجد پڑھتا ہے۔ اور

تہجد نفس کی اصلاح کیلئے ضروری ہے

اگرچہ رمضان میں اٹھنا تو کھانا کھانے کے لئے ہے لیکن اسکو یہ شرم آجاتی ہے کہ جب اٹھا ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں تہجد نہ پڑھوں۔ اور جب پڑھتا ہے تو اُسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہجد نفسانیت کے توڑنے اور اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْئًا (پارہ ۲۹ ع ۱۳) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے لئے بڑا ہتھیار ہے۔ پس جب انسان کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے تو تہجد بھی پڑھتا ہے جو اشد وطاً ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے ہتھیار ہے۔ اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان کے دنوں میں

دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں

ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت زیادہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور تسبیح اور تحمید زیادہ کی جاتی ہے علاوہ اسکے زیادہ دعاؤں کا بھی موقع ملتا ہے اور رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے ۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔ میرے بندے جب میرے بارے میں سوال کریں تو ان سے کہو کہ میں قریب ہوں ۔ اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں ۔ چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے ۔ اسلئے دعائیں زیادہ سُنی جاتی ہیں ۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں ۔ وہ عمدگی سے اور اچھی طرح ہو جاتا ہے ۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے ۔ دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں ۔ اور اسکے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے ۔

دسواں تعلق روزوں اور تقویٰ میں یہ ہے کہ

گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے

جب انسان چوری کرتا ہے ۔ اور اس کو اس کی عادت ہے یا جھوٹ بولنے کی عادت ہے ۔ جب وہ رمضان کے مہینہ میں خدا کا حکم سمجھ کر روزے رکھتا ہے تو اُس کو بُرے کام کرنے سے شرم آتی ہے ۔ کیونکہ خیال کرتا ہے کہ اگر ان سے نہ بچا تو روزہ رکھ کر خواہ مخواہ بھوکا مرنا ہوگا ۔ کچھ فائدہ نہ ہوگا ۔ اس طرح وہ جھوٹ اور چوری سے بچتا ہے ۔ اور اس ایک مہینہ کی مشق سے بدی سے بچنے کی مدد مل جاتی ہے ۔

پھر جب روزہ دار خدا تعالےٰ کے لئے اپنے رزق کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا متکفل ہو جاتا ہے ۔ اور یہ اسی کا فرض ہے ۔ خدا تعالےٰ کے لئے فرض کا لفظ تو نہیں بولا جاسکتا ۔ مگر فرض اسلئے کہتے ہیں کہ خود اُس نے اپنے سر لیا ہے کہ وہ اس کو رزق دیتا ہے اور اس سے بہتر دیتا ہے جو کہ انسان اس کی خاطر چھوڑتا ہے ۔ کیونکہ جیسا کہ آتا ہے ۔ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا (پ ۵ ع ۸) انسان جب خدا تعالےٰ کے لئے جسمانی رزق ترک کرتا ہے ۔ تو خدا تعالےٰ اسکے بدلے میں اس کیلئے

روحانی رزق مہیا کرتا ہے

یہی وجہ ہے کہ روحانیت میں ترقی کرنے اور خدا سے شرف مکالمہ پانے کیلئے روزے ضروری ہوتے ہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول وحی سے پہلے روزے رکھے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی چھ ماہ تک رکھے ۔ پس اس طرح روزے سے روحانیت اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے ۔

بارھویں وجہ یا

بارھواں تعلق روزے اور تقویٰ میں

یہ ہے کہ انسان کا روزوں میں سحری کھانا بھی ثواب میں داخل ہوتا ہے ۔ کیونکہ سحری کا وقت اصل میں کھانے کا وقت نہیں ۔ نفس نہیں چاہتا کہ اس وقت اُٹھے اور کھانا کھائے ۔ وجہ یہ کہ کھانا کھانے کا وہ وقت نہیں ہوتا ۔ لیکن انسان خدا کے حکم کے مطابق اٹھتا ہے اور کھانا کھاتا ہے اس لئے اس کو اس کا ثواب ملتا ہے ۔ پھر اس کا دل چاہتا ہے کہ دن میں کھائے ۔ مگر اُس کو کہا جاتا ہے کہ اس وقت مت کھاؤ ۔ اور شام کے وقت کھانے کا حکم دیا جاتا ہے ۔ اس کا بھی اس کو ثواب ملتا ہے ۔ کیونکہ اگر شام کا کھانا وہ اپنی مرضی سے کھاتا تو وہ اس وقت سے پہلے بھوک لگنے پر کسی وقت کھا لیتا ۔ مگر اس نے خدا کے حکم کے مطابق اس کھانے کے وقت کو پیچھے کر دیا اسلئے اس کو ثواب ملتا ہے پس روزوں میں دونوں وقت کے کھانوں میں ثواب ملتا ہے ۔ کیونکہ جس وقت یہ کھانا نہیں چاہتا ۔ اس کو کھانے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس وقت سے پہلے کھانے کی خواہش اسکے دل میں ہوتی ہے ۔ کہا جاتا ہے ۔ ابھی نہیں ۔ اس کے بعد کھانا ۔ پھر جماع جو کہ دن کے وقت روزے کی حالت میں اس پر حرام ہوتا ہے اور رات کو اس کو اجازت ملتی ہے ۔ وہ بھی عبادت ہو جاتا ہے گویا ان دنوں میں انسان کا ہر ایک فعل عبادت ہو جاتا ہے ۔ قرآن شریف میں آتا ہے ۔ کلوا من الطیبات واعملوا صالحات ۔ طیبات کھاؤ تاکہ صالح اعمال بجالاؤ ۔ سور کا کھانا کیوں حرام ہے اس لئے کہ سور کے کھانے سے سور کے سے اعمال کی عادت ہوتی ہے اور

پاک چیزیں کھانے سے پاک جسم تیار ہوتا ہے

رمضان میں چونکہ جسم عبادت سے تیار ہوگا اس لئے جو اعمال صادر ہوں گے وہ بھی مطہر اور پاک ہوں گے ۔ پہلے تو جسم سے رُوح بنتی تھی مگر اب روح سے جسم تیار ہوتا ہے جو بقیہ گیارہ مہینہ کام آتا ہے ۔ درحقیقت ایسا انسان اس حد تک آجاتا ہے ۔ جس کا کھانا پینا خدا کے حکم سے ہوتا ہے ۔ اس کی شہوت بھی جو جسم کا حصہ ہے عبادت بن جاتی ہے اس کا کھانا پینا بھی عبادت ہو جاتا ہے اس وقت اس کا جسم عبادت سے تیار ہوتا ہے اور اس جسم سے عبادت ہی صادر ہوگی ۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ۔ گندم از گندم بروید جو زجو ۔ یہ خالص طریق روزے سے تقویٰ حاصل کرنے کا ہے ۔

اگر اس مضمون کو پھیلایا جائے تو بہت پھیل سکتا ہے ۔ لیکن مَیں نے مختصر طور پر روزے کی فضیلت کے متعلق یہ باتیں بیان کر دی ہیں ۔ روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بھی بات ہے کہ

اس ماہ کے آخری عشرہ میں

ایک شب ہوتی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں وہ اس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصًا ہوتی ہے ۔ یہ رات بڑی برکت والی ہے ۔ ان ایام میں اس شب کی تلاش کریں اور اسمیں برکت حاصل کریں ۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو ۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو ۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے مگر اسکے رستہ میں بعض روکیں ہیں اور افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں مثلاً

آپس کی لڑائی جھگڑا

بھی بہت بڑی روک ہے ۔ آپس کی لڑائی جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے ۔ اور وہ یہ کہ اسی کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا ۔ چنانچہ آتا ہے ایکدفعہ رسول کریمؐ باہر تشریف لائے ۔ اور آپ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے ۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا تھا ۔ مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا ۔ پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ اُمت محمدیہ کو ہونا تھا اُس سے تمام اُمت دو شخصوں کے جھگڑے کے باعث محروم ہوگئی یہ وہ رات ہے کہ جس میں جو نیک دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے ۔ لیکن خدا سے کچھ لینے کیلئے قربانی کی ضرورت ہے تو وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایکدوسرے کے خون کی پیاسی ہو ۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور اس لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں ۔ مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت سے ہوتی ہے اور اگر جماعت کی عزت نہ ہے تو اسکے افراد بھی ذلیل ہو جائیں ۔

ہم تو دیکھتے ہیں حیوان بھی اپنے عیب کو چھپاتے ہیں ۔ بلی اپنے پاخانہ کو چھپاتی ہے ۔ پھر وہ لوگ جو اپنے کسی بھائی کا عیب نہیں چھپاتے وہ بلیوں سے بدتر ہوئے یا نہیں ۔

اگر کسی میں عیب ہو تو اس کو چھپاؤ

اور دور کرو ۔ نہ یہ کہ اس کو شہرت دو ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس حال میں کس طرح خدا کے انعام حاصل کر سکتے ہو؟ اگر جماعت بدنام ہوگی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے ۔ وہ کہیں گے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ بدنام جماعت میں شامل ہونے کے لئے گھر بار چھوڑیں ۔ عزیزوں ، رشتہ داروں سے علیحدہ ہوں ۔ لوگوں سے تکلیفیں اُٹھائیں ، گالیاں سنیں ۔ تم یہ نہ سمجھو ۔ کہ کسی شخص کو بدنام کرنا اسی شخص کی بدنامی ہوتی ہے ۔ بلکہ اس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے ۔ ساری جماعت بدنام ہوگی ۔ تمہاری ترقی میں سب سے بڑی روک تمہارے آپس کے جھگڑے ہیں ۔ ان کو دُور کرو اگر کسی بھائی میں عیب دیکھتے ہو

تو اس کی پردہ پوشی کرو

اور دُور کرو ۔ جو شخص اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکے عیب چھپاتا ہے ۔ کیونکہ جو شخص زید کا عیب چھپاتا ہے ۔ وہ زید کا عیب نہیں چھپاتا ۔ بلکہ اسلام کا چھپاتا ہے ۔ وجہ یہ ہے زید کی حرف گیری کا اثر اسلام پر پڑتا ہے ۔ پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو ۔ اور اس بدی کو مٹاؤ ۔ ذاتی عداوت اور بغض کی وجہ سے ملت کو نقصان نہ پہنچاؤ ۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی خدا کے ہاں کوئی عزت نہیں ۔ کیونکہ وہ نفسانیت پر مذہب کو قربان کرتا ہے ۔ اور اعلیٰ کی ادنیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے ۔ لیکن کیا جو شخص بکرے کے لئے انسان کو ذبح کرے ۔ اسے انسان سمجھا جاتا ہے جو لوگ ذاتی لڑائیوں سے ملت کو نقصان پہنچاتے ہیں

مَیں سچ سچ کہتا ہوں

وہ جب مریں گے اور ضرور مریں گے تو اسوقت پچھتائیں گے ۔ کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ۔ ان باتوں کو چھوٹا مت سمجھو اور ابدالآباد کی زندگی کے لئے یہاں کی ستر اسی سالہ عمر کی تکلیف کو کچھ مت خیال کرو ۔ کیونکہ وہاں جو تکلیف ہوگی وہ بہت زیادہ ہوگی ۔ کیونکہ وہاں کی زندگی روحانی زندگی ہوگی ۔ اور روحانی زندگی میں احساس بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں اسلئے تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے ۔ اور میں تو کہتا ہوں اس دنیا میں اگر کوئی ساری عمر بھی صلیب پر لٹکا رہے تو یہ تکلیف کم ہوگی بہ نسبت اس تکلیف کے جو وہاں چند لمحوں میں محسوس ہوگی ۔ پس اس رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ اور ذاتی فوائد کے لئے ملت کو بدنام مت کرو ۔ اگر تم ان دنوں میں کوشش کرو گے تو تمہیں ایسے گناہوں سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جائے گی ۔

روحانیّت کا موسمِ بہار

—— رمضان المبارک کے متعلق خطبۂ نبوی ——

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

روزہ ایک روحانی عبادت ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے اخلاق میں بہتری، اس کے خیالات میں جلا، اور اس کی قلبی کیفیات میں نور پیدا ہوتا ہے۔ روزہ روحانی ورزش کا ایک بہترین طریقہ ہے آجکل رمضان المبارک شروع ہے۔ قرآن مجید کا نزول اسی مبارک مہینہ میں شروع ہوا تھا۔ اور اس کی بکثرت اور خصوصی تلاوت اس ماہ میں ہوتی ہے۔ اس کے برکات سے اہلِ ایمان بہرہ ور ہوتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ روحانی رنگ میں موسمِ بہار کا حکم رکھتا ہے ایمان کے شگوفے کھلتے ہیں پھول آتے ہیں اور پھل لگتے ہیں۔ دلوں میں سرسبزی وشادابی پیدا ہوتی ہے۔ مبارک وہ جو اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورے طور پر فائدہ حاصل کریں۔

حضرت سلمان الفارسی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا:۔

قد اظلّکم شھرٌ عظیمٌ، شھرٌ مبارکٌ، شھرٌ فیہ لیلۃٌ خیرٌ من الف شھرٍ، جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃً و قیام لیلہ تطوّعًا، من تقرّب فیہ بخصلۃٍ من الخیر کان کمن أدّی فریضۃً فیما سواہ ومن أدّی فریضۃً فیہ کان کمن ادّی سبعین فریضۃً فیما سواہ، وھو شھر الصبر، والصبر ثوابہ الجنّۃ، وشھر المواساۃ، وشھرٌ یزاد فیہ رزق المؤمن، من فطّر فیہ صائمًا کان لہ مغفرۃً لذنوبہٖ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہٖ من غیر ان ینتقص من اجرہٖ شیءٌ

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۷۳ کتاب الصوم)

"کل سے تم پر ایک عظیم القدر مہینہ چڑھ رہا ہے، یہ بہت برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دئے ہیں اسکی راتوں میں تہجد کے لئے اٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔ اس ماہ میں جو شخص کوئی نفلی کام کرتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرض کے ادا کرنے سے ملتا ہے اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے"

اس خطبۂ نبوی میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات کا ذکر موجود ہے اور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو جن پر روزہ فرض ہے روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

قرآن مجید نے ہر بالغ پر روزہ فرض قرار دیا ہے ہاں اگر کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر اور گھر میں واپس آنے پر روزوں کی تعداد پوری کرے گا۔ قرآنِ مجید نے روزہ کو حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ باہمی محبت اور ہمدردی کا ذریعہ بتایا ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے مالداروں کو بھی احساس ہو جاتا ہے کہ ہمارے غریب بھائی بھوک اور پیاس کی تکلیف سے کس طرح دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ اسلام نے رمضان المبارک میں بڑھ چڑھ کر صدقہ وخیرات کرنے کی تلقین کی ہے۔

رمضان المبارک دعاؤں کی خصوصی قبولیّت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے ذکر میں ہی فرمایا ہے اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان کہ میں دعا کرنیوالوں کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ لیلۃ القدر رمضان المبارک کا خاص موقعہ ہے جبکہ انوار و برکاتِ سماویہ کا خاص نزول ہوتا ہے اور دلوں پر رحمتوں کی غیر معمولی بارش ہوتی ہے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ایک خاص عبادت ہے جبکہ مومن دس دن کے لئے خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور روز و شب مسجد میں ہی عبادت اور ذکر میں بسر کرتے ہیں۔ روزہ اپنی ذات میں ہی ایک پُرکیف روحانی عبادت ہے اسپر رمضان المبارک کے روزوں کی غیر معمولی برکات تو قدرتی طور پر خاص حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمیں چاہئیے کہ ان برکات سے حصہ کامل حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

آمین

فدیہ رمضان

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ)

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ درحقیقت رمضان کلامِ الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآنِ کریم کی زیادہ تلاوت کی جائے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کی تلاوت کے ساتھ اس کے معانی اور مطالب پر غور کرنے اور اسکے اوامر و نواہی کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ اس کے ذریعہ آپ کے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا ہو۔

رمضان کی حقیقی اور مخصوص عبادت تو روزہ ہی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ وہ عبادت ہے جس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے۔ پس جن بھائی بہنوں کو رمضان کے بابرکت مہینہ میں کوئی شرعی معذوری نہ ہو ان کو ضرور روزہ رکھ کر اس کی خاص برکات سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ مگر یہ امر ضرور پیشِ نظر رہے کہ روزہ صرف ایک مقررہ وقت تک کھانے پینے سے رُک جانے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ ضبطِ نفس۔ دل کی نیکی، تقوٰے، اخلاص، جذبۂ قربانی اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائی بہنوں کو اپنے اندر ایسی نیک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق دے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سُنتا اور ان کی حاجات پوری فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام تو قبولیتِ دعا کے لئے مخصوص ہیں اس لئے ان دنوں سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی جائے۔ ان ایام میں عموماً اور آخری عشرہ میں خصوصاً اسلام اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے لئے۔ درویشانِ قادیان کے لئے۔ مبلّغین اور کارکنانِ سلسلہ کے لئے۔ اپنے لئے۔ اپنی اولاد اور عزیز و اقارب کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے رہیں۔

مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ اس گنتی کو اور دنوں میں پوری کرے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل سے آسودگی دے رکھی ہے اور وہ ایک شخص کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان دینا چاہیئے۔

ایسے اصحاب جو خالصتہً رضاءِ الٰہی کی خاطر روزہ بھی رکھیں اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کا کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہو گا۔ فمن تطوّع خیرًا فھو خیرٌ لّہٗ۔

پس جو اصحاب مندرجہ صدر شقوں کے تحت فدیہ رمضان نظارت خدمتِ درویشان کے توسط سے غرباء میں تقسیم کروانا چاہیں وہ ایسی رقوم جلد تر بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ غرباء کو اسی مہینہ میں دی جا سکیں۔

روزہ سے محروم انسان

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا کی ہی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اسلئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر قادیان کی یاد میں جلسوں کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۴ء کو مجالس خدام الاحمدیہ نے قادیان کی یاد میں جلسے منعقد کئے۔ ایسے بعض اجلاسوں کی رپورٹ پہلے شائع ہو چکی ہے۔ چند اور مجالس کی طرف سے اجلاس منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے جو کہ مختصراً درج ذیل ہے:

۱۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ

۲۳ نومبر کو قادیان کی یاد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور نے کی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد صاحب صدر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام سنایا گیا۔ نظم کے بعد ماسٹر عبد العزیز صاحب نے ایک مضمون سنایا اور ماسٹر بشیر احمد صاحب قادیان کی واپسی کے بارہ میں مضمون سنایا۔ آخر میں سامعین نے قادیان کی واپسی کے لئے ہر ممکن جد و جہد کرنے کا عہد کیا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

۲۔ تمر گڑھی ضلع گوجرانوالہ

نماز عشاء کے بعد جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس کی صدارت ملک محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ نے کی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد صاحب صدر نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قادیان سے ہجرت اور واپسی سے متعلق مختلف امور پر روشنی ڈالتے ہوئے خلافت سے دلی وابستگی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ قادیان کی واپسی سے متعلق عہد دہرانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

۳۔ نور نگر فارم

مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ نور نگر فارم کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے قادیان میں بیتے ہوئے ایام کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب نے قادیان سے ہجرت کے حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے قادیان کی واپسی پر مختصر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں واضح کیا کہ احمدیت کا مرکز ایک دن ضرور ہمیں واپس مل جائیگا۔ انشاء اللہ۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے قادیان کی واپسی کے لئے دعاؤں پر زور دینے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے تیار کنندگان / فراہم کنندگان سے پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کی معرفت مندرجہ ذیل آئیٹمز کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں قیمت میں شامل ایجنٹوں کی کمیشن کی وضاحت کر دی گئی ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز اور مقداروں کی مختصر وضاحت	قیمت مکمل ٹنڈر دستاویزات بمع ڈاک پیکنگ چارجز (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	5	۶
۱	P6/759/2-63 (AID LOAN NO. 070) RE-Adv. خود کفیل انٹینا ٹاور اور ریڈیو ٹیلیفونی کا سامان = ۲ آئیٹمز	-/۱۵ روپے	۹/۱/۶۵ تا ۲۳/۲/۶۵	۸ بجے صبح ۲۴/۲/۶۵	۹ بجے صبح ۲۴/۲/۶۵

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے ماسوائے جمعہ کے تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مل سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا قیمت بذریعہ نقد یا منی آرڈر ادا کرنے پر مل سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈرز، چیک۔ بنک ڈرافٹس۔ گارنٹی بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ (امریکہ میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل برائے پاکستان ۱۲۔ ایسٹ، ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کئے جا سکتے ہیں

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والے ٹنڈروں پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا استفسارات یا اس سلسلہ میں ترسیل زر زیر دستخطی کے ذاتی نام پر ارسال نہ کریں۔

اے حمید (پی آر ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز
پی ڈبلیو آر۔ لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۱ رجنوری۔ آئندہ درآمدی ششماہی کے لئے آج حکومت پاکستان کی نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا۔ درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر شفیع الاعظم نے ریڈیو پاکستان سے نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں عام استعمال کی اشیاء کی پیداوار اور فراہمی بڑھائی جائے۔ اس مقصد کے لئے گزشتہ چھ ماہ کے تجربے کے پیش نظر فری لسٹ کو برقرار رکھا گیا ہے البتہ اس کے طریق کار میں تبدیلی کی گئی ہے۔ تاکہ درآمدی تاجر غیر ضروری مقدار میں اشیاء درآمد نہ کریں۔ اور ان کی ذخیرہ اندوزی نہ کی جا سکے بعض اشیاء کے لئے نئے درآمدی تاجروں کو لائسنس دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور صنعتی پیداوار میں اضافے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صنعتی صارفین لائسنس پر خام مال درآمد کرتے ہیں اسے بونس واؤچر پر بھی درآمد کر سکیں گے۔

نئی درآمدی پالیسی کے تحت بعض اشیاء کو لائسنس کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے ان میں ہر قسم کا کاغذ اور شراب "بیئر" بھی شامل ہے اب یہ اشیاء صرف بونس واؤچر پر درآمد ہو سکیں گی۔

نئی پالیسی کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں مغربی پاکستان میں ذاتی استعمال کے لئے سکوٹر اور موٹر سائیکل درآمد کرنے کے لائسنس اب جاری نہیں کئے جائیں گے۔ ملک کے دونوں حصوں میں ٹائر ٹیوب اور موٹروں کے پرزے ذاتی استعمال کے لئے درآمد نہیں ہو سکیں گے کاسٹنگ سوڈا فری لسٹ سے خارج کر دیا گیا ہے جی آئی لسٹ اور ٹین شیل فری لسٹ میں بدستور شامل رہیں گے۔

مشرقی پاکستان میں ناریل کا تیل اور مغربی پاکستان میں مسالے اور دونوں صوبوں میں فوٹوگرافی کی فلموں کی درآمد کے لئے نئے درآمدی تاجروں کو لائسنس دیئے جائیں گے اور نئے لائسنسوں کے لئے لاہور اور ڈھاکہ کے تاجروں سے بھی درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

راولپنڈی ۱۱ رجنوری۔ کل ملک بھر میں یوم مسلح افواج بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر پریڈیں ہوئیں فضائی مظاہرے کئے گئے اور فوجی ساز و سامان کی نمائش کی گئی لاہور میں یوم مسلح افواج کا افتتاح گورنر ملک امیر محمد خان نے کیا۔ انہوں نے مجاہدوں کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ ڈھاکہ اسٹیڈیم میں یوم مسلح افواج کے موقع پر ایک زبردست فوجی نمائش منعقد کی گئی جسے ساٹھ ہزار افراد نے دیکھا۔

راولپنڈی میں بھی یوم مسلح افواج کے موقع پر منعقدہ تقریبات ہوئیں پریڈ اور جسمانی کھیلوں کے مظاہرے کئے گئے۔ کراچی میں پریڈ ہوئی اور بحریہ کے سربراہ وائس ایڈمرل اے آر خان نے پریڈ کی سلامی لی اور توپ خانے نے اپنا مظاہرہ کیا صدر کے باڈی گارڈ نے بھی اس موقع پر اپنے کرتب دکھائے اس کے علاوہ فوجی ساز و سامان کی ایک نمائش بھی منعقد کی گئی۔ دوسرے چھوٹے شہروں میں بھی کل کے دن یوم مسلح افواج کے موقع پر پریڈیں ہوئیں اور مختلف کھیلوں اور جسمانی کرتبوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ محاذ رائے شماری نے مقبوضہ کشمیر میں پندرہ جنوری کو یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا ہے یہ احتجاج بھارتی آئین کی دفعات ۳۵۶ اور ۳۵۷ کے خلاف کیا جائے گا ان دفعات کے تحت گڑبڑ کی صورت میں بھارتی صدر ریاست کے اختیارات سنبھال سکتے ہیں اور بھارتی پارلیمنٹ اس عبوری عرصہ کے دوران ریاست کے بارے میں قانون سازی کر سکتی ہے۔

یوم احتجاج کے موقع پر کالے جھنڈے لہرائے جائیں گے جلوس نکالے جائیں گے اور جلسے کئے جائیں گے اس کے علاوہ ہڑتالیں کی جائیں گی۔ محاذ کے سیکرٹری جنرل مسٹر نائک نے کل اس سلسلہ میں ریاست بھر میں محاذ کی شاخوں کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔

کراچی ۱۲ رجنوری۔ پاکستانی بحریہ کا جہاز ذوالفقار دونوں صوبوں کا سروے کر رہا ہے تاکہ نئی بندرگاہیں قائم کرنے کے لئے مناسب جگہوں کی تلاش کی جا سکے۔ اس طرح ملک میں شپنگ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔

۱۱ رجنوری۔ آل انڈیا ریڈیو) انڈونیشیا کے باخبر ذرائع نے اس امر کو خارج از امکان قرار نہیں دیا ہے کہ اگر کچھ افریشیائی طاقتوں نے نیا اقوام متحدہ قائم کرنے کی تحریک کی تو چین کے علاوہ روس بھی اس کی حمایت کرے گا۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس نئے ادارہ کا ہیڈ کوارٹر قاہرہ یا بنڈونگ میں ہو۔ اور عارضی طور پر افریشیائی اتحاد کی کونسل اس کے فرائض سنبھال لے۔

ان ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ اوتھان کو سرکاری طور پر اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی اطلاع دے دی گئی ہے اور کل اقوام متحدہ سے انڈونیشیا کا پرچم اتار لیا جائے گا ادھر چین نے دوبارہ سرکاری طور پر اقوام متحدہ سے انڈونیشیا کی علیحدگی کے فیصلہ کی حمایت کا اعلان کیا ہے پیکنگ ریڈیو سے ایک سرکاری بیان نشر کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ملائیشیا سامراج کی پیداوار ہے اور اس سے نہ صرف انڈونیشیا بلکہ اس علاقہ میں واقع دوسرے ممالک کو بھی خطرہ ہے سامراجی طاقتوں نے نہ صرف یہ کہ اسے قائم کیا بلکہ اسے سلامتی کونسل کی رکنیت کا اعزاز بھی دلا دیا اور ان حالات میں انڈونیشیا اگر اقوام متحدہ سے باہر نکل آئے تو وہ بالکل حق بجانب ہے اور اس اقدام پر ۶۵ کروڑ چینی عوام اپنے ۹ کروڑ انڈونیشی بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

لاہور ۱۱ رجنوری۔ ترقیات کی برطانوی وزیر مسز باربرا کیسل نے کہا کہ پاکستان کے لئے برطانوی امداد میں اضافہ کا فوری امکان نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم خود آج کل اقتصادی دشواریوں میں پھنسے ہوئے ہیں

توکّل علی اللہ کے صحیح مفہوم کو سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو

پوری کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کروگے تو ضرور کامیاب ہوگے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز توکل علی اللہ کا صحیح مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پوری تدبیر کے بعد خدا پر بھروسہ کرنے کا نام توکل ہے اب سوال یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کے سپرد کام کر دیا اور اس کے یہ معنے نہیں کہ خود کام کرنا چھوڑ دیں تو پھر اس کے کیا معنے ہوئے؟ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سپرد جو کچھ کیا جاتا ہے وہ کام کا انجام اور نگرانی ہے یہ غلط ہے کہ کام ہی خدا کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو کچھ سپرد کیا جاتا ہے وہ نگرانی ہوتی ہے اور کوشش کرنا انسان کا کام ہوتا ہے دیکھو جب کسی جرنیل کے سپرد فوج کی جاتی ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ سپاہی اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ اور صرف جرنیل اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرے یا اگر مریض کسی ڈاکٹر کے سپرد کیا جاتا ہے تو ڈاکٹر کا یہ کام نہیں ہوتا کہ خود اس کے لئے دوائی تلاش کرتا پھرے اور مریض کے لواحقین بے فکر ہو کر بیٹھ رہیں۔ اسی طرح جب کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جاتا ہے تو مقدمہ والا بے فکر ہو کر گھر میں اس لئے نہیں بیٹھا رہتا کہ سب کام وکیل خود ہی کرلے گا۔ غرض دنیا میں تمام کام جب کسی کے سپرد کرتے ہیں تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ نگرانی کرے گا۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ نگرانی خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور جب توکل کے یہ معنے ہوئے تو لازمًا دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ جس کی نگرانی میں کوئی کام دیا جائے اس کی ہدایات بھی مانی جائیں مثلاً جب ڈاکٹر کے سپرد مریض کیا جائے تو جو کچھ ڈاکٹر کہے وہ مانا جاتا ہے اسی طرح جب وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جائے تو جو کچھ اس کے متعلق وہ کہے اتنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کے سپرد کام کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جو باتیں خدا تعالیٰ کہے گا وہ مانیں گے اور جو اسباب مہیا کرنے کا حکم دے گا وہ مہیا کریں گے۔ یہ دوسرا حصہ توکل کا ہوتا ہے تیسری چیز یہ ہے کہ جس کے سپرد کوئی کام کرتے ہیں اس پر اعتماد رکھتے ہیں اور بغیر اعتماد کے توکل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ڈاکٹر کے سپرد مریض کریں لیکن ڈاکٹر کا نسخہ اس خیال سے استعمال نہ کریں کہ ممکن ہے اس کا خراب اثر ہو یا کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کریں اور وہ کہے کہ فلاں DOCUMENT لاؤ تو اس وجہ سے نہ لائیں کہ ممکن ہے وکیل اسے ضائع کر دے۔ تو نہ مریض کو فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ مقدمہ کرنے والے کو۔ پس تیسری بات توکل کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامیابی کی امید ہو مایوسی نہ ہو۔ یہ تینوں حصے توکل کے اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں تو یقینًا ان کے لئے کامیابی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سپرد اپنے کام کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ہدایتیں چاہیں۔ شیطان اور طاغوت سے مشورہ طلب نہ کریں پھر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لیں شریعت نے جو گر بتائے ہیں ان پر عمل کریں پھر امید نہ چھوڑیں۔ یہ باتیں پیدا کرلیں تو پھر دیکھیں کس طرح آناً فاناً ان میں تغیر پیدا ہوتا ہے

میں اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ توکل کے صحیح معنے سمجھیں ان پر عمل کریں اور یقین رکھیں کہ جب انھوں نے اپنے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیئے تو تمام دنیا سے کبھی نہیں ہار سکتے کبھی نہیں ہار سکتے کبھی نہیں ہار سکتے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں تو ضرور کامیاب ہوں گے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بیدار کرنے کا کام ان سے کرائے گا۔ بے شک ہم کمزور ہیں ہماری مالی حالت کمزور ہے ہم جو کچھ کماتے ہیں خالص ضروریات زندگی پر خرچ کر کے باقی جو کچھ بچتا ہے دین کے لئے لگا دیتے ہیں اس طرح ہمارے مال کا آخری پیسہ تک دین کے لئے خرچ ہو رہا ہے مگر جس خدا پر ہمارا توکل ہے وہ ہر بات کر سکتا ہے خدا تعالیٰ جب چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے پس اصل چیز اس پر توکل اور بھروسہ ہے اس کے احکام کے مطابق کام کرو تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام تمہارے ذریعہ ترقی کرے گا۔ اور جو قومیں اس وقت سست اور غافل ہیں وہ چالاک اور ہوشیار ہو جائیں گی اور جو سوئی ہیں وہ بیدار ہو جائیں گی اور جو مری ہوئی ہیں وہ زندہ ہو جائیں گی۔"

(الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۶۳ء)

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مجاہدین تحریک جدید کے لئے غیر معمولی برکت حاصل کرنے کا نادر موقعہ

حسب سابق امسال بھی انشاء اللہ العزیز ۲۹ر رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں تحریک جدید ۳۱/۲۱ کی وصولی کی اسم وار فہرست بغرض دعا پیش کی جائے گی وعدہ کنندگان مجاہدین اس تاریخ سے پہلے اپنا چندہ سو فیصدی ادا فرما کر حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں اور رمضان کی غیر معمولی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ مقامی عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ ایسے مجاہدین کے ناموں سے بروقت مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عہدیداران انصار اللہ کا انتخاب

قواعد کے مطابق ہر تین سال کے بعد انصار اللہ کے عہدیداران یعنی زعماء و زعماء اعلیٰ کا نیا انتخاب ہوتا ہے۔ دسمبر ۱۹۶۴ء میں یہ معیاد ختم ہو چکی ہے انتخاب کے لئے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں پہلے بھی درخواست کی جا چکی ہے اب پھر بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ جن جن مجالس انصار اللہ میں ابھی تک زعیم اعلیٰ / زعیم انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء اور صدر صاحبان ازراہ کرم فوری طور پر انتخاب کروا کر صدر محترم کی خدمت میں سفارش کے ساتھ نام بغرض منظوری بھجوا دیں امید ہے امراء / صدر صاحبان فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ :- خط و کتابت کے لئے زعیم کا ایڈریس ضرور بھجوایا جائے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو جلسہ گاہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا :-

۱۔ داؤد احمد خان صاحب ابن محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم ہمراہ تسنیم بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ بعوض حق مہر دو ہزار روپیہ

۲۔ میاں انوار احمد خان صاحب ابن محترم محمد یحییٰ خان صاحب شملوی مرحوم ہمراہ شمیم البشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ونیس پرنسپل پرائیویٹ الحرمت، ایڈوکار پوریشن مردان بعوض حق مہر ایک ہزار روپیہ

۳۔ رفیق احمد صاحب قریشی ابن محترم بابو نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی ہمراہ سلیمہ تنویر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ بعوض حق مہر ۲۵۰۰/۔ روپے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں کو جملہ متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

برائے توجہ عازمین حج

مکرم چوہدری منیر خان صاحب چک نمبر ۱۰۳/۶ ڈاک خانہ چک ۶/۱۰۳ تحصیل چشتیاں ضلع بہاول نگر سے مطلع فرماتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے بحری جہاز کے ذریعہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لیجا رہے ہیں اور مکہ مکرمہ میں مکرم جمیل یوسف صاحب ملوانی کو بطور معلم اختیار کریں گے سب سے پہلا بحری جہاز غالباً ۲۲ر جنوری ۱۹۶۵ء کو کراچی سے روانہ ہو رہا ہے احباب جماعت ان کی کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں دیگر عازمین حج مذکورہ معلم کے ذریعہ ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ (شعبہ احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چالیس روزہ صدقہ کی تحریک

حضور اقدس کی شفایابی کے سلسلہ میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے جو چالیس روزہ صدقہ کی تحریک جاری ہے اس طرف احباب کو ایک بار پھر توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب اس ثواب میں شامل ہو سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(نائب قائد ایثار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴